New Era Magazine
سیاہ تتلی
از نور راجپوت
تہنیت علی
Creation
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیاہ تتلی

از نور راجپوت

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ڈھونڈتا پھر رہا پھول پر تتلیاں

شہر میں وہ نیا ہے کہ نادان ہے

چوہدری شمش الدین نم مٹی والی قبر کے پاس کھڑا تھا۔قبر تازہ تھی اور ایک دن پہلے ہی بنائی گئی تھی۔چوہدری شمش کی آنکھیں بھی قبر کی مٹی کی طرح نم تھیں۔قبر پر موتیے کے پھول بکھرے پڑے تھے اور ان پر ایک سیاہ تتلی منڈلا رہی تھی۔سیاہ تتلی کو دیکھ کر چوہدری شمش چونک گیااور قبر میں سوئے وجود کی ایک ایک بات اسے یاد آنے لگی تھی۔

وہ پیپل کے پیڑ کے نیچے لٹکے جھولے پر بیٹھی تھی۔چہرہ ہر قسم کے تاثرات سے عاری تھی۔ہوا چلنے کے باعث پیڑ کے پتے ہل رہے تھے اور وہ ہلتے پتوں پر نظریں جمائے کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔بڑے سے آنگن میں ایک طرف پلنگ پر گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے چوہدری شمش الدین کی بیوی بیٹھی تھی جو رشتے میں صنوبر کی چچی لگتی تھی۔ چوہدرائن کی نظریں صنوبر پر جمی تھیں جو ابھی تک پیڑ کے پتوں میں

جانے کیا ڈھونڈ رہی تھی۔

آنگن میں دوسری جانب پیپل کے پیڑ کے پیچھے لمبی کیاری بنی تھی جس میں گلاب اور موتیے کے پودے لگے تھے،رنگ برنگے پھولوں پر تتلیاں منڈلاتی پھر رہی تھیں۔

سلام چودہرائن جی۔۔پیوند لگے کپڑوں میں ایک ادھیڑ عمر عورت حاضر ہوئی تھی۔

وعلیکم السلام !آ بشیراں ذرا میرے سر میں تیل لگا کر مالش تو کر دے۔۔ چوہدرائن نے حکم دیا تھا۔بشیراں اثبات میں سر ہلاتی پلنگ کے ساتھ رکھے لکڑی کے چھوٹے سے میز کی جانب بڑھی جس پر مختلف اقسام کے تیل رکھے تھے۔تیل کو پیالی میں انڈیلنے کے بعد بشیراں کسی ماہر کی طرح چوہدرائن کے سر کی مالش کر رہی تھی۔کبھی کبھی نظریں اٹھا کر وہ صنوبر کو بھی دیکھ لیتی تھی۔چوہدرائن آنکھیں بند کئے سر میں کئے جانے والے مساج سے ملنے والے سکون کو محسوس کر رہی تھی۔

چودہرائن جی ایک بات کہوں اگر آپ برا نہ مانیں تو۔۔؟بشیراں نے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا۔

ہاں بول۔۔

وہ جی مجھے لگتا ہے اپنی صنوبر کو اس پیپل کے پیڑ کا پرچھاواں(سایہ)ہو گیا ہے۔۔وہ جی شبو کی بیٹی ہے نا وہ بھی ایسے ہی شیشم کے پیڑ کے نیچے بیٹھی رہتی تھی۔اسے بھی یہی مسئلہ ہو گیا تھا پھر شبو اسے پہاڑی والے بابا کے پاس لے کر گئی تھی وہاں سے تعویذ لائی جی اب وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔

بشیراں نے ہاتھ چلانے کے ساتھ ساتھ زبان بھی تیزی سے چلاتے ہوئے کہا تھا۔

چوہدرائن نے آنکھیں کھول کر ایک صنوبر کو دیکھا تھا جو اُسی انداز میں بیٹھی تھی۔اگر اُسے شام تک بھی نہ اٹھایا جاتا تو وہ ویسے ہی بیٹھی رہتی۔ چوہدرائن جانتی تھی صنوبر کو سایہ نہیں تھا۔بلکہ زندگی نے جو مذاق اسکے ساتھ کیا تھا اسکے بعد سے صنوبر کی حالت ایسی ہوگئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چوہدرائن کو آج بھی یاد تھا کیسی خوش رنگ زندگی تھی صنوبر کی، تتلیوں کی طرح اڑتی پھرتی تھی۔۔کتابوں کی دیوانی۔۔

انٹر کا رزلٹ آیا تھا اسکا کتنا خوش تھی وہ آگے پڑھنے کیلئے لیکن پھر چوہدری شمش کے جاننے والوں کی طرف سے اسکا رشتہ آگیا۔کتنا چیخی چلائی تھی وہ۔۔منتیں کی تھیں کہ اسے مزید پڑھنے دیا جائے لیکن چوہدرائن کو وہ زیادہ پسند نہیں تھی،اسی کے کہنے پر چوہدری شمش نے ہاں کردی اور یوں اسکے خوابوں کو توڑ کر اسے رحمان شاہ کے ساتھ رخصت کردیا گیا۔

اور شادی کے دسویں دن وہ حویلی واپس آگئی تھی۔ویسے تو صنوبر کے شوہر کا نام رحمان شاہ تھا لیکن اسے رحم بالکل بھی نہیں آیا تھا،اس نے یہ شادی چوہدری شمش سے پرانی دشمنی نکالنے کیلئے کی تھی،شادی کی پہلی رات ہی صنوبر کے ارمانوں اور خواہشات کا گلہ گھونٹ دیا گیا تھا اور پھر دسویں دن اسے طلاق دے کر گھر سے نکال دیا۔

سننے میں آیا تھا کہ رحمان شاہ نے دھوم دھام سے دوسری شادی کرلی

تھی۔۔آہ۔۔آج بھی عورتیں پرانی دشمنی نکالنے کا ایک ذریعہ تھیں۔

اب چوہدرائن کو صنوبر پر صرف ترس آتا تھا جو تھوڑی ناپسندیدگی تھی وہ اسکی حالت دیکھ کر ختم ہوگئی تھی۔

صنوبر پُتر ادھر کیا کر رہی ہے چل اندر چل اس وقت یہاں بیٹھنا ٹھیک نہیں پتر۔۔

چوہدری شمش جو اسے ڈھونڈتے ہوئے آنگن میں آیا تھا صنوبر کو کیاری میں لگے پودے کے پاس نیچے زمین پر بیٹھا دیکھا تو پیار سے پکارا۔شام کا اندھیرا پھیلنا شروع ہوچکا تھا۔صنوبر کے ہاتھ میں کچھ تھا اور وہ اسے ہی گھور رہی تھی۔چوہدری شمش کی بات کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا یا اس نے سنا ہی نہیں تھا۔

صنوبر۔۔چوہدری شمش نے صنوبر کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے کندھے سے پکڑ کر ہلایا تھا۔صنوبر ایک دم چونکی تھی۔اور پھر چوہدری شمش کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں نمی ابھری تھی۔

چاچا یہ دیکھ۔۔یہ سیاہ تتلی پھولوں پر منڈلا رہی تھی میں نے پکڑ لی۔۔یہ بالکل میرے جیسی ہے نا۔۔۔سیاہ اور بدرنگ۔۔

صنوبر بنا سوچے سمجھے بول رہی تھی۔اسکی بات سن کر چوہدری شمش کا دل تڑپ اٹھا تھا۔

نہ میری دھی رانی۔۔تُو تو بڑی پیاری ہے۔۔بڑی خوبصورت اور رنگ برنگی۔۔

چوہدری شمش نے صنوبر کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔یہ انہوں نے خود کو دلاسہ دیا تھا شاید۔۔کیونکہ صنوبر تو اپنے سارے رنگ کھو چکی تھی۔۔اسکی بدنصیبی کی سیاہی اسکی خوشیوں پر مل دی گئی تھی اور وہ ایک سیاہ تتلی کا روپ دھار چکی تھی۔چوہدری شمش کی بات سن کر صنوبر کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔استہزائیہ مسکراہٹ۔۔

نہ کر چاچا میں جانتی ہوں،میں اپنے نصیبوں کی طرح سیاہ ہوچکی ہوں،میرے رنگ تو اسی دن پھیکے پڑ گئے تھے جب میرے ہاتھ سے

کتابیں چھین کر ان پر مہندی رچائی گئی تھی۔۔

صنوبر نے ٹوٹے پھوٹے لہجے میں کہا تھا۔اسکی بات سن کر چوہدری شمش کو شرمندگی نے آن گھیر لیا تھا۔اس نے ہی زبردستی شادی کرائی تھی صنوبر کی۔

نہ پتر ایسی باتیں نہیں کرتے اللہ سوہنا تو بڑے ہی چنگے(اچھے)نصیب لکھتا یہ تو ہم انسان ظالم ہیں جو ظلم کرتے ہیں۔۔۔چل اُٹھ میں تیرے لئے ڈھیروں کتابیں لایا ہوں اپنی کتابیں پڑھ اور اپنی زندگی اپنی مرضی سے جی۔۔اب تجھے کوئی کچھ نہیں کہے گا۔۔چوہدری شمش نے گلے میں اٹکے آنسوؤں کا گولا ضبط کرتے ہوئے ہمت سے کہا تھا۔

اب چاہ نہیں رہی چاچا۔۔پتا ہے میں نے رحمان شاہ سے محبت کی تھی،پہلے دن اس نے بتایا کہ وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے،اس نے مجھ سے دوبارہ کبھی بات بھی نہیں کی۔میں دس دن اس گھر میں رہی وہ میرا شوہر تھا مجھے اس سے محبت ہوگئی تھی،اپنی کتابوں کے بعد میں نے کسی سے محبت کی تھی۔۔ایک مرد سے۔۔لیکن کتابوں کی طرح وہ بھی

مجھ سے چھن گیا۔چھوڑ دیا اس نے مجھے اور اب ایک نئ دنیا بسا لی اپنی مرضی سے۔۔چاچا میرا کسی نے سوچا ہی نہیں۔۔وہ ہاتھ میں مری ہوئی سیاہ تتلی کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔لہجہ بھیگا ہوا تھا۔اسکا ایک ایک لفظ چوہدری شمش کو خنجر کی مانند اپنے دل میں کُھبتا محسوس ہو رہا تھا۔

لیکن اب مجھے اسکی چاہ نہیں رہی۔۔نہ کتابوں کی نہ رحمان شاہ کی۔۔اور نہ کسی اور چیز کی۔۔اب بس مجھے اللہ پسند ہے اور اسکی بنائی یہ سیاہ تتلیاں۔۔دیکھ لینا چاچا میری قبر پر بھی سیاہ تتلیاں منڈلایا کریں گی۔۔

صنوبر نے پُراسرار سے لہجے میں کہا تھا اسکی بات سن کر چوہدری شمش کا دل کانپ اٹھا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ صنوبر سچ کہہ رہی تھی۔

نہ پتر ایسی باتیں نہیں کرتے چل اٹھ اندر چل۔۔رات ہوگئی ہے اور ٹھنڈ بھی بڑھ گئی ہے۔۔میں جانتا ہوں میری صنوبر سیاہ نہیں بلکہ رنگ برنگی تتلی ہے۔۔

چوہدری اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھا کر اندر لے گیا تھا۔باغیچے میں سیاہ مری ہوئی تتلی پڑی رہ گئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور لڑکیاں تو تتلیوں کی مانند ہی ہوتی ہیں۔اگر انہیں پکڑ کر قید کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو انکا سارا رنگ اُتر جاتا ہے اور وہ بدرنگی ہوجاتی ہیں۔پھر اُنکے جو خواب دفنا دیے جاتے ہیں ان پر سیاہ تتلیاں منڈلاتی ہیں۔

ꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥ

اور آج پورے گیارہ دن بعد وہ صنوبر کی قبر پر کھڑا تھا۔کچھ دیر بعد وہ عجیب احساس کے تحت خیالوں سے چونک کر باہر آیا اور پھر سیاہ تتلی کو دیکھا جو اب موتیے کے پھولوں پر بیٹھ گئی تھی جو بالکل تازہ تھے۔تتلی کو کیا پتا تھا کہ یہ قبر کے پھول تھے یا پودے پر لگے پھول؟ چوہدری کچھ دیر نم آنکھیں لئے کھڑا رہا اور پھر انہی نم آنکھوں سے ہی واپس چلا گیا تھا جبکہ سیاہ تتلی نے شاید قبر پر اپنا بسیرا کرلیا تھا۔وہ اب تک قبر پر منڈلا رہی تھی۔

ꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥꕥ

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین